حضرت امام رضا(ع) کی زندگی کے اہم واقعات

آپ (ع) کی ولی عہدی

عباسی دور میں سب سے اہم واقعہ یہ رونما ہوا کہ مامون نے امام رضا(ع) کو اپنا ولی عہد بنادیا یعنی وہ عباسی خلافت جو علوی سادات سے دشمنی رکھتی تھی اس میں تبدیلی واقع ہو گئی اور اس بڑے واقعہ کا خاص وعام دونوں میں گفتگو وچرچا ہوا اور سب مبہوت ہو کر رہ گئے، وہ سیاسی روش جس میں عباسیوں نے علویوں کا بالکل خاتمہ کر دیا تھا، اُن کے جوانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا، اُن کے بچوں کو دجلہ میں غرق اور شیعوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کر دیا تھا۔ عباسیوں سے علویوں کی دشمنی بہت آشکار تھی، یہ دشمنی محبت و مودت میں کیسے بدل گئی، عباسی اُن کے حق کے معترف ہو گئے اور عباسی حکومت کا اہم مرکز اُن (علویوں) کو کیسے سونپ دیا، اسی طرح کی تمام باتیں لوگوں کی زبانوں پر تھیں۔

یہ مطلب بھی بیان ہونا چاہئے کہ مامون نے یہ اقدام اس لئے نہیں کیا تھا کہ یہ علویوں کا حق ہے اور وہ خلافت کے زیادہ حقدار ہیں، بلکہ اُس نے کچھ سیاسی اسباب کی بناپر ولایت کا تاج امام رضا(ع) کے سر پر رکھا، جس کے کچھ اسباب مندرجہ ذیل تھے :

ا۔ مامون کا عباسیوں کے نزدیک اہم مقام نہیں تھا، اور ایسا اس کی ماں مراجل کی وجہ سے تھا جو اس کے محل کے پڑوس اور اس کے نوکروں میں سے تھی، لہٰذا وہ لوگ مامون کے ساتھ عام معاملہ کرتے تھے، وہ اس کے بھائی امین کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے، کیونکہ اُن کی والدہ عباسی خاندان سے تعلق رکھتی تھی، لہٰذا مامون نے امام رضا(ع) کو اپنی ولی عہدی سونپ کر اپنے خاندان کو نیچا دکھانے کی کوشش کی تھی۔

۲۔ مامون نے امام (ع) کی گردن میں ولیعہدی کا قلادہ ڈال کر یہ آشکار کرنا چاہا تھا کہ امام (ع) دنیا کے زاہدوں میں سے نہیں ہیں، بلکہ وہ ملک و بادشاہت اور سلطنت کے خواستگار ہیں، اسی بناپر انھوں نے ولیعہدی قبول کی ہے، امام (ع) پر یہ سیاست مخفی نہیں تھی، لہٰذا آپ (ع) نے مامون سے یہ شرط کی تھی کہ نہ تو میں کسی کو کوئی منصب دوں گا، نہ ہی کسی کو اس کے منصب سے معزول کریں گے، وہ ہر طرح کے حکم سے کنارہ کش رہوں گا امام کی اِن شرطوں کی وجہ سے آپ (ع) کا زاہد ہونا واضح گیا۔

۳۔ مامون کے لشکر کے بڑے بڑے سردار شیعہ تھے لہٰذا اس نے امام (ع) کو اپنا ولیعہد بنا کر اُن سے اپنی محبت و مودت کا اظہار کیا۔

۴۔ عباسی حکومت کے خلاف بڑی بڑی اسلامی حکومتوں میں انقلاب برپا ہو چکے تھے اور عنقریب اُس کا خاتمہ ہی ہونے والا تھا، اور اُن کا نعرہ ""الدعوۃالی الرضا من آل محمد"" تھا، جب امام رضا(ع) کی ولیعہدی کے لئے بیعت کی گئی تو انقلابیوں نے اس بیعت پر لبیک کہی اور مامون نے بھی اُن کی بیعت کی، لہٰذا اس طرح سے اُس کی حکومت کو درپیش خطرہ ٹل گیا، یہ ڈپلومیسی کا پہلا طریقہ تھا اور اسی طرح مامون اپنی حکومت کے ذریعہ اُن رونما ہونے والے واقعات پر غالب آگیا۔

اِن ہی بعض اغراض و مقاصد کی وجہ سے مامون نے امام رضا(ع) کو اپنا ولی عہد بنایا تھا۔

فضل کاامام رضا (ع) کو خط لکھنا

مامون نے اپنے وزیر فضل بن سہل سے کہاکہ وہ امام (ع) کوایک خط تحریر کرے کہ میں نے آپ (ع) کو اپناولیعہد مقرر کردیا ہے : ۔خط کا مضمون یہ تھا

علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام کے نام جو فرزند رسول خدا (ص) ہیں رسول (ص) کی ہدایت کے مطابق ہدایت کرتے ہیں، رسول کے فعل کی اقتدا کرتے ہیں، دین الٰہی کے محافظ ہیں، وحی خداکے ذمہ دار ہیں، اُن کے دوست فضل بن سہل کی جانب سے جس نے اُن کے حق کو دلانے میں اپنا خون پسینہ ایک کیااور دن رات اس راہ میں کوشش کی، اے ہدایت کرنے والے امام (ع) آپ (ع) پر صلوات وسلام اور رحمت الٰہی ہو، میں آپ (ع) کی خدمت میں اس خدا کی حمد بجالاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے بندے محمد (ص) پر درود بھیجے۔

: امابعد

امیدوار ہوں کہ خدا نے آپ (ع) کو آپ (ع) کا حق پہنچادیا اور اُس شخص سے اپنا حق لینے میں مدد کی جس نے آپ (ع) کو حق سے محروم کر رکھا تھا، میں امیدوار ہوں کہ خدا آپ (ع) پر مسلسل کرم فرمائی کرے، آپ (ع) کو امام اور وارث قرار دے، آپ (ع) کے دشمنوں اور آپ (ع) سے روگردانی کرنے والوں کو سختیوں میں مبتلا کرے، میرا یہ خط امیر المومنین بندۂ خدا مامون کے حکم کی بنا پر پیش خدمت ہے میں آپ (ع) کو یہ خط لکھ رہا ہوں تاکہ آپ کا حق واپس کر سکوں، آپ کے حقوق آپ (ع) کی خدمت میں پیش کر سکوں، میں چاہتا ہوں کہ اس طرح آپ (ع) مجھ کو تمام عالمین میں سعادتمند ترین قرار دیں اور میں خداکے نزدیک کامیاب ہو سکوں، رسول خدا (ص) کے حق کو ادا کر سکوں، آپ (ع) کا معاون قرار پاؤں، اور آپ کی حکومت میں ہر طرح کی نیکی سے مستفیض ہو سکوں، میری جان آپ پر فدا ہو، جب میرا خط آپ تک پہنچے اور آپ مکمل طور پر حکومت پر قابض ہو جائیں یہاں تک کہ امیر المومنین مامون کی خدمت میں جاسکیں جو کہ آپ (ع) کو اپنی خلافت میں شریک سمجھتا ہے، اپنے نسب میں شفیع سمجھتا ہے اور اس کو اپنے ماتحت پر مکمل اختیار حاصل ہے تو آپ (ع) ایسی روش اختیار کریں جس کی وجہ سے خیر الٰہی سب کے شامل حال ہو جائے اور ملائکۂ الٰہی سب کی حفاظت کریں اور خدا اس بات کا ضامن ہے کہ آپ (ع) کے ذریعہ امت کی اصلاح کرے اور خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین ذمہ دار ہے اور آپ (ع) پر خدا کا سلام اور رحمت و برکتیں ہوں۔ (1

اس خط میں آپ (ع) کے کریم و نجیب القاب اور بلند و بالا صفات تحریر کئے گئے ہیں جس طرح کہ امام (ع) کی جانب خلافت پلٹائے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ سب مامون کی مہربانی اور اس کی مشقتوں سے بنے، مامون یہ چاہتا تھا کہ امام (ع) بہت جلد خراسان آکر اپنی خلافت کی باگ ڈور سنبھال لیں، امام (ع) نے اس خط کا کیا جواب دیا ہمیں اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے جو عباسی حکومت کے ایک بڑے عہدے دار کے نام لکھا گیا ہو اور اس سے بڑا گمان یہ کیا جارہا ہے کہ امام (ع) نے اپنے علم و دانش کی بنا پر اس لاف و گزاف (بے تکے) ادّعا اور عدم واقعیت کا جواب تحریر ہی نہ فرمایا ہو۔

مامون کے ایلچیوں کا امام (ع) کی خدمت میں پہنچنا

مامون نے امام رضا (ع) کو یثرب سے خراسان لانے کے لئے ایک وفد بھیجا اور وفد کے رئیس سے امام (ع) کو بصرہ اور اہواز کے راستے یا پھر فارس کے راستہ سے لانے کا عہد لیا اور ان سے کہا کہ امام (ع) کو کوفہ اور قم (2) کے راستہ سے نہ لیکر آئیں جس طرح (کہ امام کی جانب خلافت پلٹائے جانے کا بھی ذکر ہے۔ (3
مامون کے اتنے بڑے اہتمام سے یہ بات واضح وآشکار تھی کہ امام (ع) کو بصرہ کے راستہ سے کیوں لایا جائے اور کوفہ و قم کے راستہ سے کیوں نہ لایا جائے ؟ چونکہ کوفہ اور قم دونوں شہر تشیع کے مرکز تھے ،اور مامون کو یہ خوف تھا کہ شیعوں کی امام (ع) کی زیادہ تعظیم اور تکریم سے اُس کا مرکز اور بنی عباس کمزور نہ ہو جائیں۔
وفد بڑی جد و جہد کے ساتھ یثرب پہنچا اس کے بعد امام کی خدمت میں پہنچ کر آپ (ع) کو مامون کا پیغام پہنچایا، امام نے جواب دینا صحیح نہیں سمجھا، آپ (ع) کو مکمل یقین تھا کہ مامون نے آپ (ع) کو خلافت اور ولی عہدی دینے کے لئے نہیں بُلایا ہے بلکہ یہ اُس کی سیاسی چال ہے اور اس کا مقصد آپ (ع) کا خاتمہ کرنا تھا۔
امام (ع) زندگی سے مایوس ہو کر بڑے ہی حزن والم کے عالم میں اپنے جد رسول اللہ (ص) کی قبر کی طرف آخری وداع کے لئے پہنچے ، حالانکہ آپ (ع) کے رُخ انور پر گرم گرم آنسو بہہ رہے تھے ، مخول سجستانی امام (ع) کی اپنے جد کی قبر سے آخری رخصت کے سلسلہ میں یوں رقمطراز ہیں: جب قاصد امام رضا (ع) کو مدینہ سے خراسان لانے کے لئے پہنچا تو میں مدینہ میں تھا، امام اپنے جد بزرگوار سے رخصت ہونے کیلئے مسجد رسول میں داخل ہوئے اور متعدد مرتبہ آپ کو وداع کیا، آپ (ع) زار و قطار گریہ کر رہے تھے ، میں نے امام (ع) کی خدمت اقدس میں پہنچ کر سلام عرض کیا، آپ (ع) نے سلام کا جواب دیا اور میں نے اُن کی خدمت میں تہنیت پیش کی تو امام (ع) نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو، مجھے میرے جد کے جوار سے نکالا جا رہا ہے، مجھے عالم غربت میں موت آئے گی، اور ہارون کے پہلو میں دفن کر دیا جائے گا۔ مخول کا کہنا ہے: میں امام (ع) کے ساتھ رہا یہاں تک کہ امام (ع) نے طوس میں (انتقال کیا اور ہارون کے پہلو میں دفن کر دئے گئے۔ (4

خانۂ خدا کی طرف

امام رضا (ع) خراسان جانے سے پہلے عمرہ کرنے کے لئے خانۂ کعبہ کے لئے چلے ، حالانکہ آپ (ع) کے ساتھ آپ کے خاندان کی بزرگ ہستیاں تھیں جن میں آپ (ع) کے فرزند ارجمند امام جواد محمد تقی (ع) بھی تھے ، جب آپ بیت اللہ الحرام پہنچے تو آپ (ع) نے طواف کیا، مقام ابراہیم پر نماز ادا کی، سعی کی اس کے بعد تقصیر کی، امام محمد تقی (ع) بھی اپنے والد بزرگوار کے ساتھ ساتھ عمرہ کے احکام بجالا رہے تھے ، جب آپ (امام محمد تقی (ع)) عمرہ کے احکام بجالا چکے تو بڑے ہی غم و رنجیدگی کے عالم میں حجر اسماعیل کے پاس بیٹھ گئے، امام رضا (ع) کے خادم نے آپ (ع) سے اٹھنے کے لئے کہا تو آپ (ع) نے انکار فرمادیا، خادم نے جلدی سے جا کر امام رضا (ع) کو آپ (ع) کے فرزند ارجمند کے حالات سے آگاہ کیا تو آپ (ع) خود (امام رضا (ع)) امام محمد تقی (ع) کے پاس

تشریف لائے اور اُن سے چلنے کے لئے فرمایا، توامام محمد تقی (ع) نے بڑے ہی حزن والم میں یوں جواب دیا: میں کیسے اٹھوں، جبکہ (اے والد بزرگوار میں نے خانۂ خدا کو خدا حافظ کہہ دیا جس کے بعد میں کبھی یہاں واپسی نہیں ہو گی "۔ (5
امام محمد تقی (ع) اپنے والد بزرگوار کو دیکھ رہے تھے کہ آپ (ع) کتنے رنج والم میں ڈوبے تھے، جس سے آپ (ع) پر یہ بات ظاہر تھی کہ یہ میرے والد بزرگوار کی زندگی کے آخری ایام ہیں۔

خراسان کی طرف

امام رضا (ع) خانۂ خدا کو الوداع کہنے کے بعد خراسان کی طرف چلے، جب آپ (ع) شہر بلد پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے آپ (ع) کا انتہائی احترام واکرام کیا امام (ع) کی ضیافت اور ان کی خدمات انجام دیں جس پر آپ (ع) نے شہر بلد والوں کا شکریہ ادا کیا۔

امام (ع) نیشاپور میں

امام (ع) کا قافلہ کسی رکاوٹ کے بغیر نیشاپور پہنچا، وہاں کے قبیلے والوں نے آپ کا بے نظیر استقبال کیا، علماء اور فقہا آپ (ع) کے چاروں طرف جمع ہو گئے، جن میں پیش پیش یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ، محمد بن رافع اور احمد بن حرب وغیرہ تھے۔ جب اس عظیم مجمع نے آپ (ع) کو دیکھا تو تکبیر و تہلیل کی آوازیں بلند کرنے لگے، اور ایک کہرام برپا ہو گیا، علماء اور حفّاظ نے بلند آواز میں کہا: اے لوگو! خاموش ہو جاؤ اور فرزند رسول (ص) کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔
جب لوگ خاموش ہو گئے تو علماء نے امام (ع) سے عرض کیا کہ آپ (ع) اپنے جد بزرگوار رسول اسلام (ص) سے ایک حدیث بیان فرمادیجئے تو امام (ع) نے فرمایا: "میں نے موسیٰ بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد بزرگوار جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد بزرگوار محمد بن علی سے، انھوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن الحسین (ع) سے، انھوں نے اپنے والد بزرگوار حسین بن علی سے انھوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن ابی طالب سے اور انھوں نے نبی اکرم (ص) سے نقل کیا ہے کہ خداوند عالم حدیث قدسی میں فرماتا ہے :

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ ،فَمَنْ قَالَھَا دَخَلَ حِصْنِیْ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ وَلٰکِنْ "" (بِشُرُوْطِھَاوَأَنَا مِنْ شُرُوْطِھَا ""۔ (6

لاالٰہ الّااللہ میرا قلعہ ہے، جس نے لاالٰہ اِلّا اللہ کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے "" عذاب سے محفوظ ہو گیا لیکن اس کی کچھ شرطیں ہیں اور اُن ہی شرطوں میں سے ایک شرط میں ہوں "۔
اس حدیث کو بیس ہزار (7) سے زیادہ افراد نے نقل کیا، اس حدیث کو حدیث ذہبی کا نام دیا گیا چونکہ اس حدیث کو سنہری روشنائی (یعنی سونے کا پانی) سے لکھا گیا، سند کے لحاظ سے یہ حدیث دیگر تمام احادیث میں سے زیادہ صاحب عظمت ہے۔
احمد بن حنبل کا کہنا ہے: اگر اس حدیث کو کسی دیوانہ پر پڑھ دیا جائے تو وہ صحیح وسالم ہو جائے گا۔ (8) اور بعض سامانی حکام نے یہ (وصیت کی ہے کہ اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھ کر اُن کے ساتھ اُن کی قبروں میں دفن کر دیا جائے ""۔ (9

مامون کاامام (ع) کااستقبال کرنا

مامون نے امام رضا (ع) کا رسمی طور پر استقبال کرنے کا حکم دیا، اسلحوں سے لیس فوجی دستے اور تمام لوگ امام کے استقبال کے لئے نکلے، سب سے آگے آگے مامون، اس کے وزراء اور مشیر تھے، اُس نے آگے بڑھ کر امام (ع) سے مصافحہ اور معانقہ کیااور بڑی گرمجوشی کے ساتھ مرحبا کہا، اسی طرح اس کے وزیروں نے بھی کیااور مامون نے امام (ع) کوایک مخصوص گھر میں رکھاجو مختلف قسم کے فرش اور خدم و حشم سے آراستہ کیا گیا تھا۔

مامون کی طرف سے امام (ع) کوخلافت پیش کش

مامون نے امام (ع) کے سامنے خلافت پیش کی، اس نے رسمی طور پر یہ کام انجام دیااور امام (ع) کے سامنے یوں خلافت پیش کر دی: اے فرزند رسول (ص) مجھے آپ (ع) کے فضل، علم، زہد، ورع اور عبادت کی معرفت ہو گئی ہے، لہٰذا میں آپ (ع) کو اپنی خلافت کا سب سے زیادہ حقدار سمجھتا ہوں۔

امام (ع) نے جواب میں فرمایا: ""میں دنیا کے زہد کے ذریعہ آخرت کے شر سے چھٹکارے کی امید کرتا ہوں اور حرام چیزوں سے پرہیزگاری کے ذریعہ اخروی مفادات کا امیدوار ہوں، اور دنیا میں تواضع کے ذریعہ اللہ سے رفعت و بلندی کی امید رکھتا ہوں ۔۔۔""۔

مامون نے جلدی سے کہا: میں خود کو خلافت سے معزول کرکے خلافت آپ (ع) کے حوالہ کرنا چاہتا ہوں۔

امام (ع) پر مامون کی باتیں مخفی نہیں تھیں، اس نے امام (ع) کو اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کی وجہ سے خلافت کی پیشکش کی تھی، وہ کیسے امام (ع) کے لئے خود کو خلافت سے معزول کر رہا تھا، جبکہ اُس نے کچھ دنوں پہلے خلافت کے لئے اپنے بھائی امین کو قتل کیا تھا؟

امام (ع) نے مامون کو یوں قاطعانہ جواب دیا: ""اگر خلافت تیرے لئے ہے تو تیرے لئے اس لباس کو اُتار کر کسی دوسرے کو پہنانا جائز نہیں ہے جس لباس کو اللہ نے تجھے پہنایا ہے، اور اگر خلافت تیرے لئے نہیں ہے تو تیرے لئے اس خلافت کو میرے لئے قرار دینا جائز نہیں ہے""۔

مامون برہم ہو گیااور غصہ میں بھر گیا، اور اس نے امام (ع) کو اس طرح دھمکی دی: آپ (ع) کو خلافت ضرور قبول کرنا ہو گی۔

امام (ع) نے جواب میں فرمایا: ""میں ایسا اپنی خوشی سے نہیں کروں گا۔۔""۔

امام (ع) کو یقین تھا کہ یہ اُس (مامون) کے دل کی بات نہیں ہے، اور نہ ہی اس میں وہ جدیت سے کام لے رہا ہے کیونکہ مامون عباسی خاندان سے تھا جو اہل بیت (ع) سے بہت سخت کینہ رکھتے، اور انھوں نے اہل بیت علیہم السلام کا اس قدر خون بہایا تھا کہ اتنا خون کسی نے بھی نہیں بہایا تھا تو امام اُس پر کیسے اعتماد کرتے؟

ولیعہدی کی پیشکش

جب مامون امام (ع) سے خلافت قبول کرنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے دوبارہ امام (ع) سے ولیعہدی کی پیشکش کی تو امام (ع) نے سختی کے ساتھ ولیعہدی قبول نہ کرنے کا جواب دیا، اس بات کو ہوئے تقریباً دو مہینے سے زیادہ گزر چکے تھے اور اس کا کوئی نتیجہ نظر نہیں آ رہا تھا اور امام (ع) حکومت کا کوئی بھی عہدہ و منصب قبول نہ کرنے پر مصر رہے۔

امام (ع) کو ولیعہدی قبول کرنے پر مجبور کرنا

جب مامون کے تمام ڈپلومیسی حربے ختم ہو گئے جن سے وہ امام (ع) کو ولیعہدی قبول کرنے کے لئے قانع کرنا چاہتا تھا تو اُس نے زبردستی کا طریقہ اختیار کیا، اور اس نے امام (ع) کو بلا بھیجا، تو آپ (ع) نے اُس سے فرمایا: "خدا کی قسم جب سے پروردگار عالم نے مجھے خلق کیا میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور مجھے نہیں معلوم، کہ تیرا کیا ارادہ ہے؟" "۔

مامون نے جلدی سے کہا: میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

" "میرے لئے امان ہے؟""

ہاں آپ (ع) کے لئے امان ہے۔

تیرا ارادہ یہ ہے کہ لوگ یہ کہیں: " "علی بن موسیٰ (ع) نے دنیا میں زہد اختیار نہیں کیا، بلکہ دنیا نے ان کے بارے میں زہد اختیار "" کیا، کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ انھوں نے خلافت کی طمع میں کس طرح ولیعہدی قبول کر لی؟" "۔

مامون غضبناک ہو گیا اور اُس نے امام (ع) سے چیخ کر کہا: آپ (ع) ہمیشہ مجھ سے اس طرح ملاقات کرتے ہیں جسے میں ناپسند کرتا میری سطوت جانتے ہیں، خدا کی قسم یا تو ولیعہدی قبول کر لیجئے ورنہ میں زبردستی کروں گا، قبول کر لیجئے ورنہ میں (ہوں، اور آپ (ع آپ (ع) کی گردن مار دوں گا۔

امام (ع) نے خدا کی بارگاہ میں تضرّع کیا: " "خدایا تو نے مجھے خودکشی کرنے سے منع فرمایا ہے جبکہ میں اس وقت مجبور ولاچار ہو چکا ہوں، کیونکہ عبداللہ مامون نے ولیعہدی قبول نہ کرنے کی صورت میں مجھے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے، میں اس طرح مجبور ہو گیا ہوں جس طرح جناب یوسف (ع) اور جناب دانیال (ع) مجبور ہوئے تھے، کہ اُن کو اپنے زمانہ کے جابر حاکم کی ولایت عہدی قبول کرنی پڑی تھی۔

امام (ع) نے نہایت مجبوری کی بنا پر ولی عہدی قبول کر لی حالانکہ آپ (ع) بڑے ہی مغموم و محزون تھے۔

امام (ع) کی شرطیں

امام نے مامون سے ایسی شرطیں کیں جن سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ آپ (ع) کو اس منصب کے قبول کرنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے
: ۔وہ شرطیں مندرجہ ذیل ہیں

ا۔آپ (ع) کسی کو ولی نہیں بنائیں گے۔
۲۔ کسی کو معزول نہیں کریں گے۔
۳۔ کسی رسم و رواج کو ختم نہیں کریں گے۔
۴۔حکومتی امور میں مشورہ دینے سے دور رہیں گے۔
مامون نے اِن شرطوں کے اپنے اغراض و مقاصد کے متصادم ہونے کی وجہ سے تسلیم کر لیا، ہم نے اس عہد نامہ کی نص و دلیل اور شرطوں کو اپنی کتاب ""حیاۃالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع) "" میں نقل کیا ہے۔

امام (ع) کی بیعت

مامون نے امام رضا (ع) کو ولی عہد منتخب کرنے کے بعد اُن کی بیعت لینے کی غرض سے ایک سیمینار منعقد کیا جس میں وزراء، فوج کے کمانڈر، حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار اور عام لوگ شریک ہوئے، اور سب سے پہلے عباس بن مامون، اس کے بعد عباسیوں اور ان کے بعد علویوں نے امام (ع) کی بیعت کی۔
لیکن بیعت کا طریقہ منفرد تھا جس سے عباسی بادشاہ مانوس نہیں تھے، امام نے اپنا دست مبارک بلند کیا جس کی پشت امام (ع) کے چہرۂ اقدس کی طرف تھی اور اس کا اندرونی حصہ لوگوں کے چہروں کی طرف تھا، مامون یہ دیکھ کر مبہوت ہو کر رہ گیا، اور امام (ع) سے یوں گویا ہوا: آپ (ع) بیعت کے لئے اپنا ہاتھ کھولئے۔
(امام (ع) نے فرمایا: ""رسول اللہ (ص) اسی طرح بیعت لیا کرتے تھے""۔(10
: شاید آپ (ع) نے اپنے قول کو خدا کے اس قول سے نسبت دی ہو
یداللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم)۔(11)" " اُن کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے ""۔)
(لہٰذا بیعت کرنے والے کا ہاتھ نبی اور امام (ع) کے ہاتھ سے اوپر ہونا صحیح نہیں ہے۔(12

اہم قوانین

:ا۔مامون نے امام رضا (ع) کو ولی عہد منتخب کرتے وقت مندرجہ ذیل اہم قوانین معین کئے
ا۔لشکر کو پورے سال تنخواہ دی جائے گی۔
۲۔عباسیوں کو کالا لباس نہیں پہنایا جائے گا بلکہ وہ ہرا لباس پہنیں گے، چونکہ ہرا لباس اہل جنت کا لباس ہے اور خداوند عالم کا فرمان ہے (وَ یَلْبَسُونَ ثِیَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَستَبْرَق) - (13
"" اور یہ باریک اور دبیز ریشم کے سبز لباس میں ملبوس ہوں گے ""
۳۔درہم و دینار پر امام رضا (ع) کا اسم مبارک لکھا جائے گا۔

مامون کا امام رضا (ع) سے خوف

ابھی امام رضا (ع) کو ولی عہد بنے ہوئے کچھ ہی مدت گزری تھی کہ مامون آپ (ع) کی ولیعہدی کو ناپسند کرنے لگا، چاروں طرف سے افراد آپ (ع) کے گرد اکٹھا ہونے لگے اور ہر جگہ آپ (ع) کے فضل و کرم کے چرچے ہونے لگے ہر جگہ آپ (ع) کی فضیلت اور بلند شخصیت کی باتیں ہونے لگیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ خلافت کے لئے زیادہ شایانِ شان ہیں ، بنی عباس چور اور مفسد فی الارض ہیں ، مامون کی ناک بھویں چڑھ گئیں اس کو بہت زیادہ غصہ آگیا ، اور مندرجہ ذیل قانون نافذ کردئے :

۱۔اُس نے امام کے لئے سخت پہرے دار معین کر دئے ، کچھ ایسے فوجی تعینات کئے جنھوں نے امام (ع) کا جینا دوبھر کر دیا اور نگہبانوں کی قیادت ہشام بن ابراہیم راشدی کے سپُرد کر دی وہ امام (ع) کی ہر بات مامون تک پہنچاتا تھا۔

۲۔اُس نے شیعوں کو امام (ع) کی مجلس میں حاضر ہو کر آپ (ع) کی گفتگو سننے سے منع کر دیا ، اس نے اِس کام کے لئے محمد بن عمرو طوسی کو معین کیا جو شیعوں کو بھگاتا اور ان کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتا تھا۔

۳۔علماء کو امام (ع) سے رابطہ رکھنے اور اُن کے علوم سے استفادہ کرنے سے منع کیا۔

امام (ع) کو قتل کرنا

مامون نے امام (ع) کو قتل کرنے کی سازش کی ، اور اُس نے انگور یا اَنار (14) میں زہر ملا کر دیا جب امام (ع) نے اُس کو تناول فرمایا تو زہر آپ (ع) کے پورے بدن میں سرایت کر گیا اور کچھ ہی دیر کے بعد آپ (ع) کی روح پرواز کر گئی جو ملائکہ کے حصار میں خدا تک پہنچی اور ریاض خلد میں انبیاء (ع) کی ارواح نے آپ (ع) کا استقبال کیا۔

امام (ع) اللہ کے بندوں تک رسالت الٰہی کا پیغام پہنچا کر دار فانی سے کوچ فرما گئے ، آپ (ع) مامون کی حکومت کے کسی کام میں بھی شریک نہیں ہوئے جبکہ مامون نے آپ (ع) کو ہر طرح سے ستایا تھا۔

امام (ع) کی جس طرح تشیع جنازہ ہوئی اس کی خراسان کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی ، تمام حکومتی دفاتر ، اور تجارت گاہیں وغیرہ رسمی طور پر بند کر دی گئیں ، اور ہر طبقہ کے لوگ امام کے جسم مطہر کی تشیع جنازہ کے لئے نکل پڑے۔آگے آگے مامون ، اُس کے وزیر ، حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار اور لشکر کے کمانڈر تھے ، مامون ننگے سر اور ننگے پیر تھا وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا : مجھے نہیں معلوم کہ مجھ پر ان دونوں مصیبتوں میں سے کونسی بڑی مصیبت ہے ؟ آپ (ع) مجھ سے جدا ہو گئے یا لوگ مجھ پر یہ تہمت لگا رہے ہیں کہ میں نے آپ کو دھوکہ دے کر قتل کر دیا ہے ؟

مامون نے خود کو امام کے قتل سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے نالہ و فریاد اور حزن والم کا اظہار کیا ؟ لیکن بہت جلد اس کی اس ریاکاری کا پردہ فاش ہو گیا اور سب پر واضح ہو گیا کہ وہ خود مجرم ہے۔

امام (ع) کا جسم اطہر تکبیر و تعظیم کے سایہ میں لیجایا گیا اور مامون نے آپ (ع) کو ہارون کے نزدیک آپ (ع) کی ابدی آرامگاہ میں سپرد خاک کر دیا ، آپ (ع) کے دنیا سے رخصت ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لئے باعث عزت صفاتِ حسنہ رخصت ہو گئے۔ امام (ع) کو اس مقدس و طاہر بقعہ میں دفن کر دیا گیا ، آپ (ع) کا مرقد مطہر خراسان میں انسانی کرامت کا مظہر بن گیا ، آپ (ع) کا

مرقد مطہر اسلام میں بہت باعزت ہے،لوگوں نے امام رضا (ع) کے مرقد مطہر جیسا باحشمت، عزت اور کرامت کا مرقد کسی اور ولی اللہ کا مرقد نہیں دیکھا، مامون سے امام رضا (ع) کو ہارون کے قریب دفن کرنے کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا: تاکہ خداوند عالم میرے والد کو امام رضا (ع) کے جوار کی وجہ سے بخش دے، شاعر مفکر اسلام دعبل خزاعی نے اس بات کو یوں شعر میں نظم کیا ہے :

قَبْرَانِ فِ طُوْس: خَیْرِ النَّاس کُلِّهِمْ
وَ قَبْرُ شَرِّهِمْ هٰذَا مِنَ العِبَرِ
مَا یَنْفَعُ الرِّجْسَ مِنْ قُرْبِ الزَّکِیِّ وَ لَا
عَلیٰ الزَّکِیِّ بِقُرْبِ الرِّجْسِ مِنْ ضَرَرِ
هَیْهَاتَ کُلُّ امْرِئٍ رَهْنُ بِمَا کَسَبَت
لَہُ یَدَاهُ فَخُذْ مَا شِئْتَ أَوْ فَذَرِ

طوس میں دو قبریں ہیں ایک بہترین مخلوق کی ایک بدترین مخلوق کی یہ عبرت کا مقام ہے۔""
پاکیزہ شخص کی قربت، پلیدگی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی اور نہ ہی آلودگی سے نزدیک ہونے کی وجہ سے پاکیزہ شخص کو نقصان پہنچتا ہے۔
ہر شخص اپنے کئے کا ذمہ دار ہے تو جو چاہو لے لو، جو چاہو چھوڑ دو" ۔

بہر حال امام رضا (ع) کے اس دنیا سے چلے جانے سے دنیائے اسلام میں ایمان و ہدایت کے چراغ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا اور مسلمان اپنے قائد اعظم اور امام (ع) سے محروم ہو گئے

۔اناللہ واناالیہ راجعون

....

۔حیاةالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع)، جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ 1
۔عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۱۴۹۔حیاةالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع) ، ج ۲ ص ۲۸۵ 2
۔حیاةالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع)، جلد ۲، صفحہ ۲۸۵۔اعیان الشیعہ، جلد ۲ صفحہ ۱۸ 3
۔اعیان الشیعہ، جلد ۴، صفحہ ۱۲۲، دوسرا حصہ 4
۔حیاةالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع) ، جلد ۲، صفحہ ۲۸۷ 5
۔عیون اخبار الرضا، جلد ۲ صفحہ ۱۵۳۔علماء کے نزدیک اس حدیث کی بڑی اہمیت ہے، اور انھوں نے اس کو متواتر اخبار میں درج کیا ہے 6
۔اخبار الدول، صفحہ ۱۱۵ 7
۔صواعق المحرقہ، صفحہ ۹۵ 8
۔اخبار الدول، صفحہ ۱۱۵ 9
۔مقاتل الطالبین، صفحہ ۴۵۵ 10
۔سورہ فتح، آیت ۱۰ 11
۔حیاةالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع)، جلد ۲، صفحہ ۳۰۳ 12

۔سورئہ کہف،آیت ۳۱ 13

۔ہم نے امام (ع) پر حملے کو مفصل طور پر حیاۃالامام علی بن موسیٰ الرضا (ع)، میں تحریر کردیا ہے 14